ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
المیلاد النبویہ
فی الفاظ الرضویہ
تصنیف لطیف:۔
قدس سرہ العزیز
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

المیلاد النبویه فی الالفاظ الرضویه

بیانِ میلاد

تصنیفِ لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

برائے:

www.alahazratnetwork.org

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی فضل سیدنا و مولانا محمد علی العالمین جمعیا واقامة یوم القیامة للمذنبین المتلو ثین الخطائین الهالکین شفعیا فصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیه وعلی کل من هو محبوب و مرضی لدیه صلاۃ تلقی وتدوم بدوام الملک حی القیوم و اشهد ان لا الـه الا اللہ وحـده لا شـریک لـه واشهد ان سیدنا مولانا محمد اعبده ورسوله بالهدی و دین الحق ارسله صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ اله وصحبه اجمعین وبارک وسلم ،

قال اللہ تعالیٰ فی القران الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اهدنا صراط المستقیم صراط الذین انعمت علهیم غیر المغضوب علهیم ولا الضالین آمین

حضرت عزت جل جلالہ اپنی کتاب کریم وذکر حکیم میں اپنے بندوں پر اپنے رحمت تامہ گستردہ (پھیلاتا ہے) فرماتا اوران کو اپنے دربار تک وصول کا طریقہ بتاتا ہے۔ یہ سورہ مبارکہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے اپنے کتاب میں اپنے بندوں کو تعلیم فرمائی اور خودان کی طرف سے ارشاد ہوئی۔ ابتدا اس کی اور تمام سورہ قرآن عظیم کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمائی گئی۔

اول حقیقی تو اللہ عزوجل ہے۔

”ھو الا ول الا خر و الظاھر و الباطن وھو بکل شی ء علیم“

(سورۃ الحدید آیت نمبر 3)

ترجمہ

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء اسم جلالت اللہ سے ہونی چاہیے کہ اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مگر ابتدا یوں فرمائی گئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وہ جو اول حقیقی اللہ کا علم ذات ہے، کہ ذات واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمالیہ پر دال (دلالت کرنا)۔ اس سے پہلے اسم کا لفظ لائے اور اس پر "ب" کا حرف داخل فرمایا۔ گویا اس طرف اشارہ ہے کہ اس تک فکر و وہم کا وصول (پہنچ، رسائی) ہو سکے۔ ایسی مخفی و باطن شئے اس تک وصول کے لئے علامت درکار۔ اور اسم کہتے ہیں۔ علامت کو جو دلالت کرے ذات پر تو اسم اللہ ذریعہ وصال کا اور اسم جبکہ نام ٹھہرا اس شئے کا جو دلالت کرنے والی ہے ذات پر ذات پاک ہے اس سے کہ کسی شئے کی حاجت ہو، ضرور ہے کہ ذات پر دلالت کرنے کے لئے تین چیزیں ہونی چاہیے ایک ذات ہو دوسرا اس کا غیر ہو، تیسرا بیچ میں کوئی واسطہ ہو جو دلالت کرے اس غیر کو اس ذات کی طرف وہ ذات ذات الٰہی ہے اور وہ غیر، یہ تمام عالم مخلوقات اور اسم اللہ کہ اللہ پر دلالت کرنے والا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو گویا ابتداء ہی نام اقدس سے فرمائی گئی۔ اپنے نام پاک سے پہلے نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا جاتا ہے کہ ذریعہ وصول ہوئے۔ اسم اللہ تمام مخلوقات کے لئے ہے جو ازل سے ابد تک وجود میں لائی گئی ذات اقدس کی طرف دال ہے۔ اس واسطے کہ تمام جہاں کو اللہ کی طرف ہدایت حضور ﷺ ہی نے فرمائی، حضور ﷺ ہی ہادی ہیں مخلوق الٰہی کے۔ یہاں تک کہ انبیائے کرام و مرسلین عظام کے بھی ہادی ہیں۔ تو حضور ﷺ کے سوا جتنے ہادی ہیں دلالت مطلقہ سے موصوف نہیں ہو سکتے کہ انہوں نے تمام مخلوق کو دلالت کی ہو، ان کو کسی نے دلالت نہ کی ہو ایسا نہیں۔ اگر وہ امتوں کے دال ہیں تو حضور ﷺ کے مدلول ہیں، دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس ﷺ ہی کے لئے ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام مخلوقات الٰہی میں کچھ تو وہ ہیں۔ جو اللہ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے، کچھ وہ جو علاقہ رکھتے ہیں وسائط کے ساتھ۔ مگر دوسرا ان سے علاقہ نہیں رکھتا، مہدی ہیں ہادی نہیں یعنی ہادی بالذات نہیں۔ اگر چہ بالواسطہ ہادی ہوں۔ اور حضور اقدس ﷺ علی الاطلاق ہادی و مہدی ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل، حرف نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔ فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اسم مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی تو وہ جو بے علاقہ ہیں ذات الٰہی سے وہ حرف ہیں کہ

"امنهم من یعبد الله علی حرف فان اصابه خیرن اطمئن به وان اصابته فتن انقلب علی وجهه خسر الدنیا والاخرة ذالک هو الخسر ان المبین

ترجمہ:۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کو پوجتے ہیں کنارے پر تو اگر بھلائی پہنچ گئی تو مطمئن رہے، اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو کنارے پر کھڑے ہی ہیں۔ فوراً ایک قدم میں بدل گئے، پلٹ گئے، ان کو دنیا و آخرت دونوں میں خسارہ ہوا۔ اور یہی کھلا خسارہ ہے۔

تو یہ نہ مسند ہیں نہ مسند الیہ کہ حرف ہیں اور وہ جو خود ذات الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات ان سے دوسرا علاقہ نہیں رکھتا۔ وہ تمام مومنین وہادین کہ مسند ہیں مگر بالذات مسند الیہ نہیں، وہ فعل ہیں حضور ﷺ کی ذات کریم بے شک مسند و مسند الیہ بالذات وبے وساطت ہے تو حضور ﷺ اسم ہیں کہ ان کو اپنے رب سے نسبت ہے اور ان سب کو ان سے نسبت ہے اور یہی شان ہے اسم کی اور اسم کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر حرف تعریف داخل ہوتا ہے اور تعریف کی حد ہے حمد، اور حمد کی تکثیر ہے تحمید اور اسی سے مشتق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بار بار اور بکثرت بے شمار تعریف کئے گئے، حمد کئے گئے تو مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق نہیں مگر حضور ﷺ کہ وہی اصل جملہ کمالات ہیں جس کو کمال ملا ہے وہ حضور ﷺ ہی کے کمال کا صدقہ اور ظل و پرتو ہے۔ امام سیدی محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے قصیدہ ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں۔

کیف ترقی رقیک الانبیاء یاسماء ما طاولتها سماء

لم یدانوک فی علاک وقدحال سنامنک رونهم وسناء

انما مثلوا صفاتک للناس کما مثل النجوم الماء

انبیاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کیسے پاسکیں، اے وہ آسمان جس سے کوئی آسمان بلندی میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔ وہ حضور ﷺ کے مراتب بلند کے قریب بھی نہ پہنچے۔ حضور کی رفعت وروشنی حضور ﷺ تک پہنچے

سے انہیں حائل ہوگئی۔ وہ تو حضور ﷺ کی صفات کریمہ کا پرتو لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جیسے ستاروں کی تشبیہ پانی دکھاتا ہے۔ حضرت کی صفات کو نجوم سے تشبیہ دی۔ کہ وہ **لا تعدو لا تحصی** (ان گنت، بے شمار) ہیں۔ انبیائے کرام غایت انجلا میں مثل پانی کے ہیں اپنی صفا کے سبب ان نجوم کا عکس لے کر ظاہر کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) حمد ہوا کرتی ہے مقابل کسی صفت کمال کے اور تمام صفات کمال مخلوقات میں خاص ہیں حضور ﷺ کے لئے باقی کو جو ملا ہے حضور ﷺ کا عطیہ وصدقہ ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

"انما انا قاسم واللہ المعطیُ"

عطا فرمانے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنے والا میں

کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس چیز کا عطا فرمانے والا اللہ ہے اور کس چیز کے حضور قاسم ہیں، ایسی جگہ اطلاق دلیل تعمیم (عموم، عام، کسی چیز کا خاص نہ ہونا) ہے۔ اور کون سی چیز ہے جس کا دینے والا اللہ نہیں۔ تو چیز جس کو اللہ نے دی تقسیم فرمانے والے اس کے حضور ﷺ ہی ہیں۔ جو اطلاق و تعمیم وہاں بھی ہے جو جس کو ملا اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا، ابتدائے خلق سے ابد الاباد تک۔ ظاہر و باطن میں روح و جسم میں ارض و سما میں عرش و فرش میں، دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اس سب کے بانٹنے والے حضور ﷺ ہی ہیں۔

☆ اللہ عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملے گا الیٰ ابد الاباد۔ لہذا مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق یہ ہی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اسم کا خاصہ ہے جر اور جر کے معنی ہیں کشش یعنی جذب فرمانا یہ خاصہ ہے حضور اقدس ﷺ کا کھنچنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کھنچنا بلا مزاحمت کہ جس کو کھینچا جائے، وہ کھینچنا نہیں چاہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

'انتم تتقحمون فی النار کالفراش وانا اخذ بحجز کم ھلم الیٰ'

ترجمہ:۔ تم پروانوں کی مانند آگ پر گرتے پڑتے ہو اور میں تمہارا کمر بند پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ میری طرف آؤ۔

یہ شان ہے جر یعنی کشش کی۔ اسم نحوی کا خاصہ جر من حیث الوقوع ہے اور اسم اللہ کا من حیث الصدور

۔ہاں ! جران احوال وکیفیات سے ناشی (ظاہر ہونا، پایا جانا، کسی چیز کا خاص ہونا) ہوتا ہے جس پر حرف جارہ (Preposition) دلالت کرتے ہیں وہ یہاں بروجہ اتم ہیں۔ مثلاً ''ب'' کے معنی الصاق یعنی ملانا، یہ خاص کام ہے حضور اقدس ﷺ کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں یا من کہ ابتدائے غایت کے لئے ہے، یہ بھی خاص ہے حضور ﷺ ہی کے لئے۔

یا جابر ا ن اللہ خلق قبل الا شیاء نور نبیک من نورہ

اے جابر! تمام جہان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہر فضل اور کمال حتیٰ کہ وجود میں بھی ابتدا انہیں سے ہے صلی اللہ علیہ وسلم ''الی'' آتا ہے انتہائے غایت کے لئے انتہائے کمال انہیں پر۔ بلکہ ہر فرد کمال انہیں پر منتہی ہوتا ہے، اول انبیاء بھی وہی ہیں اور خاتم النبین بھی وہی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

تلسمانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک بار جبرائیل امین حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور عرض کی **السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن** رب العزت نے قرآن عظیم میں اپنی صفت کریمہ فرمائی ہے۔

" ھو الاول وا لاخر و الظاھر و الباطن وھو بکل شیء علیم "

اس آیت کے لحاظ سے حضور ﷺ نے جبرئیل سے فرمایا کہ یہ صفات میرے رب عزوجل کی ہیں عرض کی یہی صفات اللہ عزوجل کی ہیں اس نے حضور ﷺ کو بھی ان سے متصف فرمایا، اللہ نے حضور ﷺ کو اول کیا تمام مخلوق سے پہلے حضور ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔ اور اللہ نے حضور ﷺ کو آخر کیا کہ تمام انبیاء کے بعد مبعوث فرمایا۔ اور حضور ﷺ کو ظاہر کیا اپنے معجزات مبینہ سے کہ عالم میں کسی کو شک وشبہ کی مجال نہیں اور حضور ﷺ کو باطن کیا، ایسے غایت ظہور سے کہ آفتاب اس کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتا آفتاب اور جملہ انوار انہیں کے پرتو ہیں، آفتاب میں شک ہوسکتا ہے اور ان میں شک ممکن نہیں۔ فرض کیجئے اگر ہم نصف النہار پر ایک روشن شرارہ آفتاب کے برابر

دیکھیں جسے اپنے گمان سے یقیناً آفتاب سمجھیں اور اس کی دھوپ بھی دوپہر ہی طرح پھیلی ہو اور حضور ﷺ فرمائیں یہ آفتاب نہیں۔کوئی کرہ نار کا شرارہ ہے۔یقیناً ہر مسلمان صدق دل سے فوراً ایمان لائے گا۔کہ حضور ﷺ کا ارشاد قطعاً حق و صحیح ہے اور آفتاب سمجھنا میرے نگاہ و گمان کی غلطی صریح ہے، آخر اسکی وجہ کیا یہی ہے کہ آفتاب ہنوز معرض خفا میں ہے اور حضور ﷺ پر اصلاً خفا نہیں، آفتاب سے کروڑوں درجہ روشن ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کا یہ غایت ظہور ہی غایت کا سبب ہے اور حضور ﷺ کے بطون کی یہ شان ہے کہ خدا کے سوا حضور ﷺ کی حقیقت سے کوئی واقف ہی نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو ''اعرف الناس'' یعنی سب سے زیادہ حضور ﷺ کے پہچاننے والے اس امت مرحومہ میں ہیں، اسی واسطے ان کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے۔معرفت محمد ﷺ ہے جس کو ان کی معرفت زائد ہے اس کو معرفت الٰہی بھی زائد ہے، صدیق اکبر جیسے اعرف الناس کہ تمام جہان سے زیادہ حضور ﷺ کی معرفت رکھتے ہیں۔ان سے ارشاد فرمایا:۔

''یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی''

اے ابو بکر ! جیسا میں ہوں سوا میرے رب کے اور کسی نے نہ پہچانا

باطن ایسے کہ خدا کے سوا کسی نے ان کو پہچانا ہی نہیں۔اور ظاہر بھی ایسے کہ ہر پتہ ہر ذرہ شجر و حجر، وحوش وطیور، (جانور اور پرندے) حضور ﷺ کو جانتے ہیں، یہ کمال ظہور ہے، صدیق اپنے مرتبہ کے لائق حضور کو جانتے ہیں، جبریل امین اپنے مرتبہ کے لائق پہچانتے ہیں، انبیاء و مرسلین اپنے اپنے مراتب کے لائق، باقی رہا حقیقتاً ان کو پہچاننا تو ان کا جاننے والا ان کا رب ہے تبارک و تعالیٰ ان کا بنانے والا۔ان کا نوازنے والا۔ان کی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصہ ہی نہیں رکھا۔

بلا تشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اس کے ساتھ ہے وہ دوسرے کے ساتھ ہو۔اللہ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے۔حضور اقدس ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ کی نسبت فرماتے ہیں

انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی

وہ غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ

غیرت والا ہے

وہ کیوں کر روا رکھے گا کہ دوسرا میرے حبیب کی اس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے، اسی واسطے فرمایا جاتا ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہنچانا ہم تو **"قوم نیام تسلو اعنہ بالحلم"** ہی ہیں ۔سوتے ہیں خواب ہی میں زیارت پر راضی ہیں۔

انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی حقیقت اقدس کے لحاظ سے اسی کے مصداق ہیں، دنیا خواب ہے اور اس کی بیداری نیند۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

الناس نیام اذا ماتو انتبھوا

لوگ سوتے ہیں جب مریں گے جاگیں گے

خواب اور دنیا کی بیداری میں اتنا فرق ہے کہ خواب کے بعد آنکھ کھلی اور کچھ نہ تھا اور یہاں آنکھ بند ہوئی اور کچھ نہ تھا نتیجہ دونوں جگہ ایک ہے۔

وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور

خواب میں کمال اقدس کی زیارت ضرور حق ہوتی ہے

خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لایتمثل

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا

پھر لوگ مختلف اشکال و احوال میں دیکھتے ہیں کہ وہ اختلاف ان کے اپنے ایمان و احوال ہی کا ہے۔ ہر ایک اپنے ایمان کے لائق ان کو دیکھتا ہے، یونہی بیداری میں جتنے دیکھنے والے تھے۔ سب اس آئینہ حق نما میں اپنے ایمان کی صورت دیکھتے۔ ورنہ ان کی صورت حقیقیہ پر غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے گئے ہیں کہ ان

میں سے اگر ایک پردہ اٹھا دیا جائے تو آفتاب جل کر خاک ہو جائے جیسے آفتاب کے آگے ستارے غائب ہو جاتے ہیں اور جو ستارہ اس سے قران (دو ستاروں کا بالکل قریب ہونا یعنی ایک برج میں ہونا) میں ہو احتراق (جلا دینا) میں کہلاتا ہے، تو صحابہ کرام نے بھی خواب ہی میں زیارت کی۔ نہ رب العزۃ کو کوئی بیداری میں دنیا میں دیکھ سکتا ہے نہ جمال نور اقدس ﷺ کو، حضور اقدس ﷺ نے شب معراج کہ رب العزۃ جل وعلا کو بیداری میں چشم سر سے دیکھا ،وہ دیکھنا دنیا سے وراء تھا کہ دنیا ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک ہے اور یہ رویت لامکاں ہوئی۔

بالجملہ اس وقت بھی ہر شخص نے اپنے ایمان ہی کی صورت دیکھی کہ حضور ﷺ آئینہ خدا ساز ہیں۔ ابو جہل لعین حاضر ہو کر عرض کرتا ہے ''زشت نقشے کز بنی ہاشم شگفت'' حضور ﷺ فرماتے ہیں ''صدقت'' تو سچ کہتا ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں حضور ﷺ سے زیادہ کوئی خوبصورت پیدا نہیں ہوا۔ حضور ﷺ بے مثل ہیں حضور ﷺ آفتاب ہیں، نہ شرقی نہ غربی ارشاد فرمایا ''صدقت'' تم سچ کہتے ہو صحابہ نے عرض کی۔ حضور ﷺ نے دو متضاد قولوں کی تصدیق فرمائی۔ ارشاد فرمایا:۔

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک ہندو درمن آں بیند کہ اوست

میں تو اپنے چاہنے والے رب تبارک وتعالیٰ کا اجالا ہوا آئینہ ہوں۔ ابو جہل کہ ظلمت کفر میں آلودہ ہے اس کو اپنے کفر کی تاریکی نظر آئی۔ اور ابو بکر سب سے بہتر ہیں۔ انھوں نے اپنا نور ایمان دیکھا لہذا ذات کریم جامع کمال ظہور و کمال بطون ہے۔ ظہور کسی شے کا جب ایک ترقی محدود تک ہوتا ہے، وہ شے نظر آتی ہے اور جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نظر نہیں آتی۔ آفتاب جب افق سے نکلتا ہے سرخی مائل کچھ بخارات وغبارات میں ہوتا ہے۔ ہر شخص کی نگاہ اس پر جمتی ہے جب ٹھیک نصف النہار پر پہنچتا ہے غایت ظہور سے باطن ہو جاتا ہے۔ اب نگاہیں اس پر نہیں ٹھہر سکتیں۔ خیرہ ہو کر واپس آتی ہیں۔ غایت ظہور پر پہنچا جس کی وجہ سے غایت بطون میں ہو گیا آفتاب کہ نام ہے ان کی گلی کے ایک ذرہ کا، وہ آفتاب حقیقت کہ رب العزۃ نے اپنی ذات کے لئے اس کو آئینہ کاملہ بنایا ہے اور اس میں مع ذات وصفات کے تجلی فرمائی ہے۔ حقیقت اس ذات کو کون پہچان سکتا ہے۔ وہ غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اسی سبب سے نام اقدس میں دونوں رعائتیں رکھی ہیں۔

محمد ﷺ بکثرت اور بار بار غیر متناہی تعریف کئے گئے۔ اطلاق نے تمام تعریفوں کو جمع فرما لیا ہے یہ تو شان ہے غایت ظہور کی اور نام اقدس پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا یعنی ایسے ظاہر ہے کہ مستغنی عن التعریف ہیں۔ تعریف کی ضرورت نہیں۔ یا ایسے بطون میں ہیں کہ تعریف ہو ہی نہیں سکتی۔ تعریف عہد یا استغراق یا جنس کے لئے ہے، وہ اپنے رب کی وحدت حقیقیہ کے مظہر کامل، اپنے جملہ فضائل وکمالات میں شریک سے منزہ ہیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں

منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں۔ ان کے حسن کا جوہر فرد قابل انقسام نہیں کہ یہاں جنسیت و استغراق نامتصور اور عہد فرع معرفت ہے اور ان کو ذاتاً وحقیقتاً کوئی پہچان ہی نہیں سکتا، تو نام اقدس پر کہ علم ذات ہے لام تعریف کیونکر داخل ہو۔

جس طرح ''من الی ''جر کرتے ہیں اسی طرح کاف تشبیہ بھی جر کے لئے آتا ہے ذات الٰہی کمال تنزیہ کے مرتبے میں ہے اور متشابہات میں تشبیہات بھی وارد صحیح مذہب محققین کا یہ ہے کہ تنزیہہ ہے اس کی ذات و صفات کے لئے اور تشبیہ ہے تجلیات کے لئے دونوں کو اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا'' **لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر** '' **لیس کمثلہ شیء**' 'کوئی شے اس کے مثل نہیں یہ تنزیہ ہوئی اور '' **وھوا لسمیع البصیر** ''وہی سننے دیکھنے والا، یہ تشبیہ۔

جب تک اللہ تعالیٰ نے عالم نہ بنایا تھا تشبیہ نہ تھی۔ جب عالم بنایا تو نہ عالم خیال نہ عالم مثال میں بلکہ عالم تمثیل میں تجلی تدلی کے لئے یک تشبیہ پیدا ہوئی جو عبارت ہے۔ ذات اقدس سے صلی اللہ علیہ وسلم متعالی ہے شبیہ سے ہاں پہلی تجلی جو فرمائی ہے اسی کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تجلی کی اور تجلیات کی گئی ہیں ان کا نام انبیاء و مرسلین عظام علیہم الصلوۃ والسلام۔ جس طرح امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے اوپر بیان ہوا۔

آگے فرمایا جاتا ہے۔ الرحمٰن الرحیم مدح کا قاعدہ ہے کہ اخصاص پر دلالت کرتی ہے الرحمٰن کو الرحیم سے پہلے لایا گیا الرحمٰن کہ رحمت کاملہ بالغہ رب تبارک وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے رب العزۃ کی بے انتہا صفات ہیں یہ کیا جن سے تمام

صفات الٰہیہ کو رحمت کے پردے میں دکھایا۔ القہار المنتقم نہیں فرمایا جاتا الرحمن الرحیم خالص رحمت دکھائی جاتی ہے یہ وہی آئینہ ذات الٰہی ہے جس میں صفات قہریہ بھی آکر خالص سے متلبس (مل جانا) ہو جاتی ہیں۔

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین کے لئے رحمت، آخرین کے لئے رحمت ملائکہ کے لئے رحمت، تمام مومنین ے لئے رحمت، یہاں تک کہ دنیا میں وہ کافرین مشرکین منافقین مرتدین کے لئے بھی رحمت ہیں۔ یہ لوگ بھی آج ان کی رحمت سے دنیا میں عذاب سے محفوظ ہیں۔

ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (سورۃ الانفال آیت نمبر 33)

اللہ اس لئے نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے رحمت عالم تم ان میں ہو۔

اسی لئے ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ورفعنہ مکاناً علیا اختیار نہ فرمایا گیا۔ حالانکہ ان کے غلام و اہل محبت کی نعش آسمان پر اٹھالی گئی ہے، سیدی عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ نے جنگل میں ایک جنازہ دیکھا اکابر اولیاء جمع ہیں۔ مگر نماز نہیں ہوئی انہوں نے تاخیر کا سبب پوچھا۔ کہا امام کا انتظار ہے، ایک صاحب کو نہایت جلدی کرتے ہوئے پہاڑ سے اترتے دیکھا، جب قریب آئے معلوم ہوا کہ یہ وہ صاحب ہیں جن سے شہر میں لڑکے ہنستے اور چپتیں لگاتے ہیں وہ امام ہوئے سب نے ان کی اقتدا کی۔ نماز ہی میں بکثرت سبز پرندوں کا نعش کے گرد مجمع ہو گیا۔ جب نماز ختم ہوئی، نعش کو اپنی منقاروں میں لے کر آسمان پر اڑتے ہوئے چلے گئے انہوں نے پوچھا جواب ملا یہ اہل محبت ہیں ان کی میت بھی زمین پر نہیں رہنے پاتی مگر حضور ﷺ نے یہیں تشریف رکھنا پسند کیا (5) کہ خلق کے لئے عذاب عالم سے اماں ہو۔

جنت تو حضور کی رحمت کا پرتو ہے ہی دوزخ بھی حضور ﷺ کی رحمت سے بنی ہے کہ یہاں صفات قہریہ بھی رحمت ہی کی تجلی میں ہیں۔ جنت کا رحمت ہونا ظاہر، حضور ﷺ کے نام لیوؤں کی جاگیر ہے دوزخ کا بنانا بھی رحمت ہے دو وجہ سے۔

دنیا میں بادشاہ کی اطاعت تین ذرائع سے ہوتی ہے۔

اول: بادشاہ کی اطاعت خاص اس لئے کہ وہ بادشاہ ہے

دوم: کچھ انعام کا لالچ دیا جاتا ہے کہ ہمارے احکام مانو گے تو یہ انعام ملیں گے۔ یہ رحمت ہے

سوم: قاسی سرکش جو انعام کی پرواہ نہیں کرتے، ان کو سزائیں سنا کر ڈرایا جاتا ہے کہا گر اطاعت نہ کرو گے تو زندان (جیل) بھیج دیئے جاؤ گے۔ وہ انعام تو عین رحمت ہے اور یہ کوڑا عذاب کا، یہ بھی رحمت ہے، اس لئے کہ رحمت ہی سے ناشی ہے کہ جیل خانہ سے ڈر کر سزا کے مستحق نہ ہوں، اطاعت کریں انعام کے مستحق ہوں تو دوزخ بھی رحمت ہے کہ دنیا کو ڈر کر باعث گناہوں سے بچانے والی ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ کفار نے اللہ کے محبوبوں کو ایذا دی، ان کی توہین کی، رب العزۃ نے اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے دوزخ کو پیدا فرمایا۔ قدر ضد کی ضد سے معلوم ہوتی ہے، گرمی کی قدر سردی، سردی کی گرمی سے، چراغ کی اندھیرے سے معلوم ہوا کرتی ہے، کہ" الا شیاء تعرف باضدادھا "تو اہل جنت کو یہ دکھانا کہ دیکھو اگر تم بھی محبوبان خدا کا ہاتھ تھامتے ان کی طرح تمہاری جگہ بھی یہی ہوتی۔ اس وقت محبوبان خدا کے دامن تھامنے کی قدر کھلے گی۔

وللہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد معدن الجود و الکرم والہ الکرام اجمعین

حضور ﷺ تمام جہان کے کے لئے رحمت ہیں۔ رحمت الٰہی کے معنی ہیں بندوں کو ایصال خیر فرمانے کا ارادہ تو رحمت کے لئے دو چیزیں درکار ہیں۔ ایک مخلوق جس کو خیر پہنچائی جائے، دوسری خیر اور دونوں متفرع ہیں وجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر حضور نہ ہوتے نہ کوئی خیر ہوتی نہ کوئی خیر کا پانے والا تو رحمت الٰہی کا ظہور نہ ہو مگر صورت وجود نبی ﷺ میں تمام نعمتیں، تمام کمالات، تمام فضائل متفرع ہیں وجود پر اور تمام عالم کا وجود متفرع ہیں حضور ﷺ کے وجود پر تو سب حضور ہی کے طفیل رحمت ہوئی۔ ملک (فرشتہ) ہو خواہ نبی یا رسول جس کو جو نعمت ملی حضور ﷺ ہی کے دست عطا سے ملی۔ حضور ﷺ نعمۃ اللہ ہیں، قرآن عظیم نے ان کا نام نعمۃ اللہ رکھا

ان الذین بدلوا نعمة اللہ کفرا

کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔نعمة اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ولہٰذا ان کی تشریف آوری کا تذکرہ امتثال (بمطابق) امر الٰہی ہے۔

قال تعالیٰ" واما بنعمة ربک فحدث"

اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سب نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، یہی تشریف آوری ہے جس کے طفیل دنیا، قبر، حشر، برزخ، آخرت، غرض ہر وقت ہر جگہ ہر آن نعمت ظاہر و باطن سے ہمارا ایک ایک رونگٹا متمتع اور بہرہ مند ہے اور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے رب کے حکم سے اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا مجلس میلاد میں ہوتا ہے مجلس میلاد آخر وہی شے ہے جس کا حکم رب العزة دے رہا ہے واما بنعمة رب فحدث مجلس مبارک کی حقیقت مجمع المسلمین کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری وفضائل جلیلہ و کمالات جمیلہ کا ذکر سنانا ہے۔ بند یا رقعہ بانٹنا یا طعام وشیرینی کی تقسیم اس کا جزء حقیقت نہیں، نہ ان میں کچھ جرم۔اول دعوت الی الخیر ہے اور دعوت الی الخیر بے شک خیر ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

"من احسن قولا ممن دعیٰ الی اللہ"

اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ تعالی کی طرف بلائے ۔

صحیح مسلم شریف میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من دعی الی ھدی کان لہ اجر مثل اجور من تبعہ ولا ینقض ذالک من اجورھم شیئا

جو لوگوں کو کسی ہدایت کی طرف بلائے، جتنے اس کا بلانا قبول کریں۔ان کا سب

کے برابر اسے ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو۔

اور اطعام طعام یا تقسیم شیرینی بر وصلہ و احسان و صدقہ ہے اور یہ سب شرعاً محمود، ان مجالس کے لئے ایک تم ہی نہیں ملائکہ بھی تداعی کرتے ہیں جہاں مجلس ذکر شریف ہوتے دیکھی، ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ آؤ یہاں تمہارا مطلوب ہے۔ پھر وہاں سے آسمان تک چھا جاتے ہیں۔ تم دنیا کی مٹھائی بانٹتے ہو۔ ادھر سے رحمت کی شیرینی تقسیم ہوتی ہے، وہ بھی ایسی عام کہ نا مستحق کو بھی حصہ دیتے ہیں۔

ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا

یہ مجلس آج سے نہیں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود کی اور کرتے رہے اور ان کی اولاد میں برابر ہوتی رہی، کوئی دن ایسا نہ تھا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرتے ہوں۔ اول روز سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تعلیم ہی یہ فرمائی گئی۔ کہ میرے ذکر کے ساتھ میرے حبیب و محبوب کا ذکر کیا کرو (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے لئے عملی کاروائی یہ کی گئی کہ جب روح الٰہی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پتلے میں داخل ہوتی ہے آنکھ کھلتی ہے، نگاہ ساق عرش پر ٹھہرتی (۶) ہے، لکھا دیکھتے ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عرض کی الٰہی یہ کون ہے؟ جس کا نام پاک تو نے اپنے نام اقدس کے ساتھ لکھا ہے ارشاد ہوا اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے پچھلا پیغمبر ہے۔ وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔

لولا محمد ما خلقتک ولا ارضاً ولا سماً

اسی کے طفیل میں نے تجھے پیدا کیا۔ اگر وہ نہ ہوتا تو نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان بناتا تو کنیت اپنی ابو محمد کر (صلی اللہ علیہ وسلم)

آنکھ کھلتے ہی نام پاک بتایا گیا۔ پھر ہر وقت ملائکہ کی زبان سے ذکر اقدس سنایا گیا۔ وہ مبارک سبق عمر بھر یاد رکھا۔ ہمیشہ ذکر اور چرچا کرتے رہے، جب زمانہ وصال شریف قریب آیا شیث علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

اے فرزند! میرے بعد تو خلیفہ ہوگا عماد و تقویٰ وعروہ وثقیٰ کو نہ چھوڑنا العروۃ الوثقی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ضرور کرنا۔

فانی رایت الملئکة تذکرہ فی کل ساعاتها
کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہر گھڑی ان کی یاد میں مشغول ہیں

اسی طور پر چرچا ان کا ہوتا رہا، پہلی انجمن روز میثاق جمائی گئی۔ اس میں حضور ﷺ کا ذکر تشریف آوری ہوا۔

واذاخذ الله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن ولتنصرنه قال اء قررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالو اقررنا قال فاشهد وانا معکم من الشهدین فمن تولی بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون (سورہ آل عمران 81)

جب عہد لیا اللہ نے نبیوں سے کہ بیشک میں تمہیں کتاب وحکمت عطا فرماؤں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول تصدیق فرمائیں ان باتوں کی جو تمہارے ساتھ ہیں، تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا قبل اس کے کہ انبیاء کچھ عرض کرنے پائیں فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں پھر جو کوئی اس اقرار کے بعد پھر جائے وہی لوگ بے حکم ہیں۔

مجلس میثاق میں رب العزۃ نے تشریف آوری حضور کا بیان فرمایا، اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے سنا اور انقیاد و اطاعت حضور کا قول دیا، ان کی نبوت ہی مشروط تھی۔ حضور کے مطیع و امتی بننے پر تو سب سے پہلے

تمہارے پاس وہ رسول تشریف آوری کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ثم جاء کم رسول" پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں اور ذکر پاک کی سب سے پہلی مجلس ، مجلس انبیاء ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام جس میں پڑھنے والا اللہ اور سننے والے انبیاء اللہ ۔

عرض اس طرح ہر زمانے میں حضور کا ذکر ولادت وتشریف آوری ہوتا رہا۔

ہر قرن میں انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ابراہیم وموسیٰ وداوٗد وسلیمان وذکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام نبی ورسول اپنے اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر شریف سنانے والا کنواری ستھری پاک بتول کا بیٹا جسے اللہ نے بے باپ پیدا کیا ، نشانی سارے جہان کیلئے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا فرماتا ہوا۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (سورہ البقرۃ)

میں بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ ہے مجلس جب زمانہ ولادت شریف لا قریب آیا ملک وملکوت میں محفل میلاد تھی ، عرش پر محفل میلاد ملائکہ میں مجلس میلاد ہورہی تھی۔ خوشیاں مناتے حاضر آئے ہیں ، سر جھکائے کھڑے ہیں۔ جبرئیل ومیکائیل حاضر ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دولہا کا انتظار ہورہا ہے جس کے صدقے میں یہ ساری بارات بنائی گئی ہے سبع سماوات میں عرش وفرش پر دھوم ہے۔

ذرا انصاف کرو تھوڑی سی مجازی قدرت والا اپنی مراد کے حاصل ہونے پر جس کا مدت سے انتظار ہو اب وقت آیا ہے کیا کچھ خوشی کا سامان نہ کرے گا وہ عظیم مقتدر جو چھ ہزار برس پیشتر بلکہ لاکھوں برس سے ولادت محبوب کے پیش خیمے تیار فرمارہا ہے ، اب وقت آیا ہے کہ وہ مراد المرادین ظہور فرمانے والے ہیں یہ قادر علی کل شیی کیا کچھ خوشی کے سامان مہیا نہ فرمائے گا۔ شیاطین کو اس وقت جلن ہوئی تھی اور اب بھی جو شیطان ہیں جلتے ہیں اور ہمیشہ جلیں گے (۷) غلام تو خوش ہورہے ہیں ان کے ساتھ تو ایسا دامن آیا کہ یہ گر رہے تھے ، اس نے بچالیا۔ ایسا

سنبھالنے والا ملا کہ اس کی نظیر نہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک آدمی ایک کو بچا سکتا ہے، دو کو بچا سکتا ہے کوئی قوی ہوگا زیادہ سے زیادہ بیس کو بچالے گا۔ یہاں کرڑوں اربوں پھسلنے والے اور بچانے والا وہی ایک:۔

انا اخذ بحجزکم عن النار هلم الی

میں تمہارا بند کمر پکڑے کھینچ رہا ہوں

ارے میری طرف آؤ یہ فرمان صرف صحابہ کرام سے خاص نہیں، قسم اس کی جس نے انہیں رحمت اللعالمین بنایا آج وہ ایک ایک مسلمان کا بند پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہے ہیں کہ دوزخ سے بچائیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

الحمد اللہ کیا کافی پایا۔ اربوں مراتب زائد گرنے والوں کو ایک اشارہ کفایت کر رہا ہے تو ایسے کے پیدا ہونے کا ابلیس اور اسکی ذریت کو جتنا غم ہو تھوڑا ہے پہاڑوں میں ابلیس اور تمام مردہ (بگڑے ہوئے) سرکش قید کر دیئے گئے تھے اسی کے پیرو اب بھی غم کر رہے ہیں، خوشی کے نام سے مرتے ہیں، **ملائکہ سبع سماوات** دھوم مچا رہے تھے عرش عظیم ذوق وشوق میں ہلتا تھا۔ ایک علم مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ ان کا دارالسلطنت مشرق سے مغرب تک تمام جہان انہیں کی سلطنت انہیں کی قلمرو میں داخل ہے۔ اس مراد کے ظاہر ہونے کی گھڑی آن پہنچی، کہ اول روز سے اس کی محفل میلاد اس کے خیر مقدم کی مبارکباد ہو رہی ہے، **قادر علی کلی شیی** نے اس کی خوشی میں کیسے کچھ انتظام فرمائے ہوں گے۔

جبرئیل امین ایک پیالہ شربت جنت کا سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے لیے لے کر حاضر ہوئے، اس کے نوش فرمانے سے وہ دہشت زائل ہوگئی جو ایک آواز سننے سے پیدا ہوئی تھی۔ پھر ایک مرغ سفید کی شکل بن کر اپنا پر سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہ کے بطن مبارک سے مل کر عرض کریں گے۔

اظهر یا سید المرسلین اظهر یا خاتم النبیین اظهر یا اکرم الا والین والا خرین

جلوہ فرمائیے! اے تمام رسولوں کے سردار! جلوہ فرمائیے! اے تمام انبیاء کے خاتم! جلوہ فرمائیے اے

سب اگلوں پچھلوں سے زیادہ کریم یا اوراان الفاظ ان کے ہم معنی مطلب یہ ہوا کہ دونوں جہان کے دولہا، بارات سج چکی اب جلوہ افروزی سرکار کا وقت ہے۔

فظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کالبدر المنیر

پس حضور اقدس ﷺ جلوہ فرما ہوئے جیسے چودھویں رات کا چاند

ان لفظوں پر قیام ہوا جس میں متوجہ مدینہ طیبہ ہو کر یہ درود عرض کیا۔

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول الله

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے رسول !

الصلوٰة والسلام علیک یا نبی الله

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے نبی !

الصلوٰة والسلام علیک یا حبیب الله

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پیارے!

الصلوٰة والسلام علیک یا خیر خلق الله

درود و سلام حضور پر اے تمام مخلوق الٰہی سے بہتر

الصلوٰة والسلام علیک یا سراج افق الله

درود و سلام حضور پر اے تمام منتہائے آسمان الٰہی کے آفتاب

الصلوٰة والسلام علیک یا قاسم رزق الله

درود و سلام حضور پر اے رزق الٰہی کے تقسیم فرمانے والے

الصلوٰة والسلام علیک یا مبعوث بتیسیر الله ورفق الله

درود و سلام حضور پر اے وہ کہ اللہ کی آسانی اور نرمی کیساتھ بھیجے گئے

الصلوٰة والسلام علیک یا زینة عرش الله

درود و سلام حضور پر اے عرش الٰہی کی رونق

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسید المرسلین

درود و سلام حضور پر اے تمام رسولوں کے سردار

الصلوٰۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین

درود و سلام حضور پر اے انبیاء کے خاتم

الصلوٰۃ والسلام علیک یاشفیع المذنبین

درود و سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یااکرام الاولین و الاخرین

درود و سلام حضور پر اے تمام اگلے پچھلوں سے زیادہ کرم والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی الانبیاء

درود و سلام حضور پر اے سب نبیوں کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعظیم الرجاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جن سے بہت بڑی امید ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعمیم الجود و العطاء

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کی بخشش و عطا سب پر عام ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاماحی الذنوب الخطاء

درود و سلام حضور پر اے تمام گناہوں اور خطاؤں کے محو فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب رب الارض و السماء

درود و سلام حضور پر اے مالک زمین و آسمان کے پیارے

الصلوٰۃ والسلام علیک یامصحح الحسنات

درود و سلام حضور پر اے نیکیوں کے درست فرمانیوالے

الصلوٰۃ والسلام علیک یامقبل العثرات

درود و سلام حضور پر اے لغزشوں کے معاف فرمانے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی الحرمین

درود و سلام حضور پر اے دونوں حرم کے نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاامام القبلتین

درود وسلام حضور پر اے دونوں قبلوں کے امام

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسید الکونین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان کے سردار

الصلوٰۃ والسلام علیک یاوسیلتنا فی الدارین

درود و سلام حضور پر اے دونوں جہان میں ہمارے وسیلے

الصلوٰۃ والسلام علیک یاصاحب قاب قوسین

درود و سلام حضور پر اے قاب قوسین والے

الصلوٰۃ والسلام علیک یامن زینۃ اللہ من کل زین

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کو اللہ ہر زینت سے آراستہ فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیک یاجد الحسن و الحسین

درود و سلام حضور پر اے حسن و حسین کے جد کریم

الصلوٰۃ والسلام علیک یامن نزہ اللہ من کل شین

درود و سلام حضور پر اے وہ جن کو ہر عیب سے پاک فرمایا

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسر اللہ المخزون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے محفوظ راز

الصلوٰۃ والسلام علیک یادر اللہ المکنون

درود و سلام حضور پر اے اللہ کے پوشیدہ موتی

الصلوٰۃ والسلام علیک یانور الافئدہ و العیون

درود و سلام حضور پر اے دلوں اور آنکھوں کی روشنی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسرور القلب المحزون

درود و سلام حضور پر اے دل غمگین کی خوشی

الصلوٰۃ والسلام علیک یاعالم ماکان وما یکون

درود و سلام حضور پر اے تمام گزشتہ و آئندہ کے جاننے والے

الصلوٰۃ والسلام علیک علی الک واصحابک

درود و سلام حضور پر اور حضور کی آل و اصحاب پر

وابنک و حزبک و اولیاء امتک وسائر اھل کلمتک اجمعین دائما ابدالا بدین و سرمداد ھر الدھرین امین والحمد الله رب العالمین

اور بیٹے اور گروہ اور امت کے اولیاء اور دین کے علماء اور حضور کے سب نام لیواؤں پر ہمیشگی تک اور بے نہایت جاودانیوں کی جاودانی تک، الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

حواشی

(1) سورہ فاتحہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح مدح ہے۔الصراط المستقیم۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔اوران کے اصحاب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم۔انعمت علیہم کے چاروں فرقوں کے سردار انبیاء ہیں۔انبیاء کے ہر سردار مصطفیٰ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔شیخ محقق نے اخبار الاخیار میں میں بعض اولیاء کی تفسیر بتائی جس پرانہوں نے ہر آیت کونعت کر دیا ہے۔اس میں سورہ اخلاص بھی داخل ہے۔سورہ فاتحہ رحمت الٰہی ہے، دعاء وثنا ہے کہ رب عزوجل نے اپنے بندوں کوتعلیم فرمائی۔کسی خاص واقعہ کے لئے اس کا نزول نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد۱۲صفحہ۲۶۹)

(2) جس کو جو ملا ان کے در سے ملا
بٹتی ہے کونین نعمت رسول اللہ ﷺ کی

(3) بعض جاہل قسم کے صوفی اپنے مریدوں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے یہ بکواس کرتے ہیں کہ ہم کئی بار اللہ تعالیٰ کا دیدار کر چکے ہیں اور ہماری اس وقت تک نماز نہیں ہوتی جب تک دوسجدوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ کرلیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے گمراہوں سے محفوظ رکھے۔

(4) امام اہلسنت فرط محبت میں عرض کرتے ہیں:۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایا کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

(5)

اعزاز تو حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی

(6) خصائص الکبریٰ جلد اول

(7) نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تمت بالخیر